SEPTEMBER 21, 1982

نہ لاؤ کبھی یاس کی گفتگو کہ قرآن میں آیا ہے لا تقنطوا

VOL. 6 NO. 18

National Library

پیغامبر

MESSENGER

FORTNIGHTLY NEWSPAPER

PERSONNEL
Phone: 416-282-6871.

100 Caronia Sq., Scarborough, Ont. M1B 2Z8

REPRESENTATIVE:
F. J. Kowalski,
Phone: 416-922-6258.

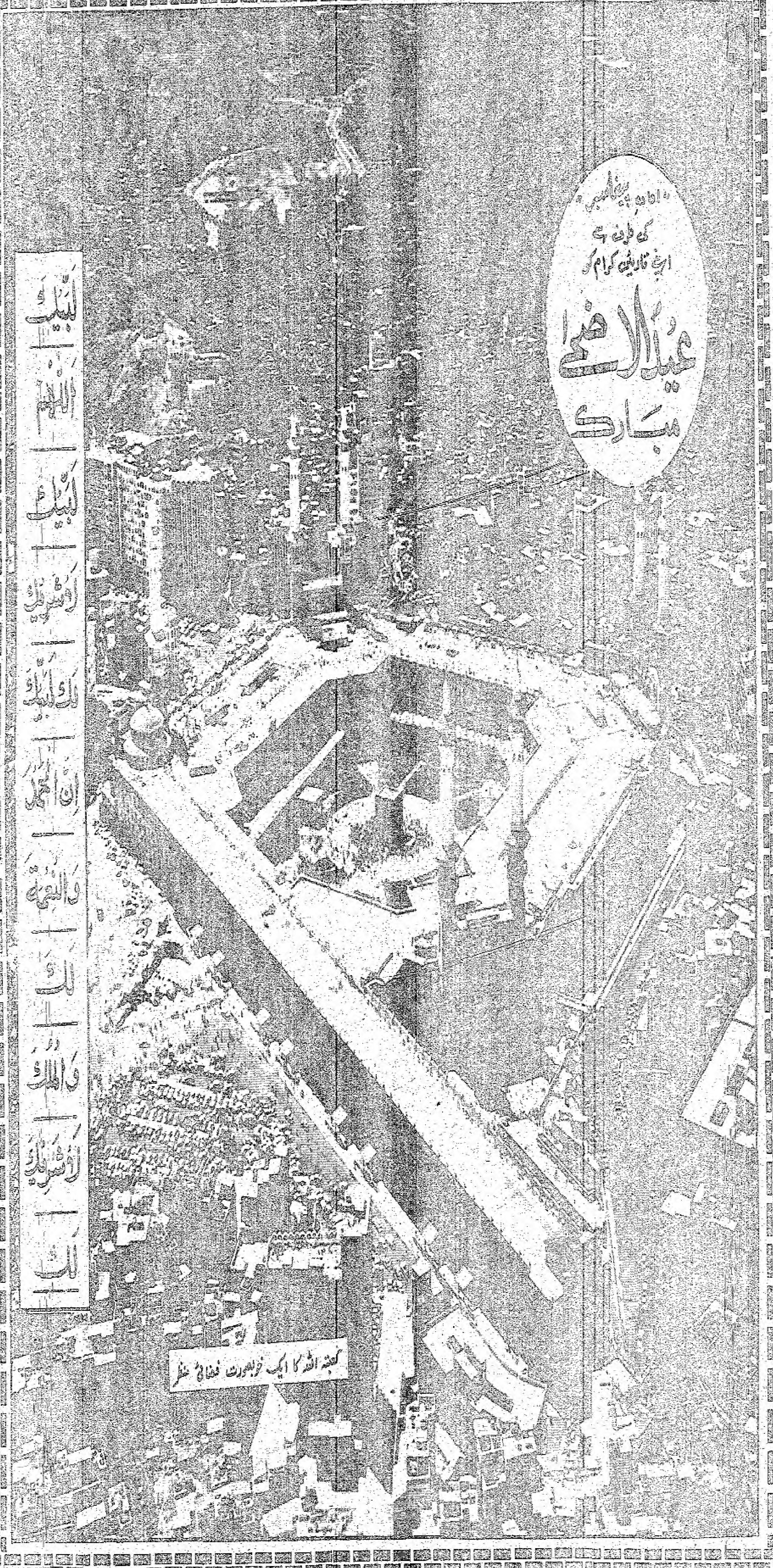

کعبۃ اللہ کا ایک خوبصورت فضائی منظر

عیدالاضحی
کے مبارک موقع پر اپنے تمام کرم فرماؤں کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

M & J TRAVEL

1240 BAY ST., TORONTO, ONTARIO, CANADA M5R 2A7

TEL. (416) 960-8348 – 960-8475

SENIORS...
Ontario Property Tax Grant Applications.

اونٹاریو ٹیکس گرانٹس کا پروگرام اونٹاریو میں رہنے والے ایسے لوگوں کیلئے ہے جن کی عمر ۶۵ سال یا اس سے زیادہ ہو تاکہ میونسپل، اسکول، سیل ٹیکس اور گھر کی ہیٹنگ کے اخراجات میں مدد کی جائے۔ پراپرٹی ٹیکس گرانٹ جو زیادہ سے زیادہ ۵۰۰ ڈالر فی گھر سالانہ ہو سکتا ہے، دو قسطوں میں ادا کیا جاتا ہے۔ ۱۹۸۲ء کی پہلی قسط کا انحصار ان درخواستوں پر ہے جو ۱۹۸۱ء میں دی گئی تھیں۔ یہ قسط موسم بہار میں بھیجی جا چکی ہے۔

اگر آپ کو ۱۹۸۲ء کا گرانٹ مل گیا ہے تو آپ کو اس کے ساتھ درخواست فارم بھی ملا ہوگا۔

TAKE CARE TO COMPLETE YOUR APPLICATION ACCURATELY.

اپنی درخواست کو پُر کرتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھئے۔ اس طرح منسٹری کو آپ کا کلیم بھجوانے میں آسانی ہوگی۔

- پورے سال کا ٹیکس یا کرایہ کا اندراج کریں۔
- اپنی درخواست پر دستخط کریں۔ شریک حیات جن کی عمر ۶۵ سال یا اس سے زیادہ ہو، کا دستخط کرنا بھی ضروری ہے۔
- اگر آپ کا پتہ تبدیل ہو چکا ہے تو فارم کے خاص حصہ پر اس کا اندراج ضرور کریں۔
- منسٹری نومبر کی ابتداء سے پراپرٹی ٹیکس گرانٹ کا چیک بھیجنا شروع کرے گی۔

Some points to remember

- اگر آپ کو ۱۴ دن کے اندر درخواست فارم موصول نہ ہو تو منسٹری سے رابطہ قائم کریں۔
- ایسے شہری جو جولائی اور دسمبر کے درمیان ۶۵ کے ہو جائیں گے انہیں ۱۹۸۳ء کے ابتداء میں فارم بھیج دیا جائے گا۔
- ایسے شہری جو ۱۹۸۲ء میں ۶۵ سال کے ہو جائیں گے انہیں پورے سال کا گرانٹ ملے گا جب وہ درخواست منسٹری کو بھیج دیں گے۔
- اگر آپ کسی اور صوبے سے آ کر اونٹاریو میں مستقل طور پر رہائش پذیر ہو گئے ہیں تو گرانٹ اسی تناسب سے دیا جائے گا کہ کتنے عرصے آپ یہاں قیام پذیر ہیں۔
- ایسے سینیئرز جو فیڈرل اولڈ ایج سیکورٹی کے مستحق نہیں ہیں لیکن ماضی میں پراپرٹی ٹیکس گرانٹ کے مستحق تھے، انہیں بھی درخواست فارم بھیجا جائے گا۔

Sales Tax Grants

۴ دسمبر کو منسٹری آف ریونیو تمام سینیئرز کو ۵۰ ڈالر کا ٹیکس گرانٹ بھیجے گی۔ اس گرانٹ کیلئے درخواست کی ضرورت نہیں۔

FOR MORE INFORMATION CALL THE MINISTRY'S MULTILINGUAL INFORMATION CENTRE:

- In Metro Toronto, dial 965-8470
- In Area Code 807, ask the Operator for Zenith 8-2000
- In all other areas, dial 1-800-268-7121

Or write to: Ontario Tax Grants for Seniors, Ministry of Revenue, Guaranteed Income and Tax Credit Branch, Queen's Park, Toronto, Ontario M7A 2B3.

Ministry of Revenue
George Ashe, Minister
T.M. Russell, Deputy Minister
Ontario

کیا آپ جھگڑالو ہیں؟

دنیا میں ہر خاتون کو ایسے حالات پیش آتے ہیں جب اس کی اور دیگر خواتین کی شخصیات، خیالات اور نظریات باہم متصادم ہوتے ہیں اور جب کبھی ایسی خاتون سے مقابلہ ہو جو ہم سے زیادہ طاقتور ہو تو پھر طبیعت میں جھگڑالو پن پیدا ہو کر صحت کو متاثر کرتا ہے۔ درحقیقت خوش و خرم خواتین ہی صحیح معنوں میں زندگی کا لطف اٹھاتی ہیں اور جب شدید مایوسی یا احساس کمتری یا برتری کی وجہ سے زندگی کی ہر نعمت اذیت بن جائے تو خواتین پر زندگی بوجھ بن جاتی ہے۔ اس سلسلے میں ذیل کے سوالات آپ کو اپنی طبیعت پرکھنے میں جہاں مدد دیں گے وہاں آپ اپنی اصلاح کر کے مسرت و خوشی کی شاہراہ پر گامزن ہو سکتی ہیں۔ ہر سوال کا جواب ہاں / نہیں میں دیجیے!

- جب کوئی خاتون جس سے آپ کا جھگڑا ہوا تھا معافی مانگ لیتی ہے تو کیا آپ کھلے اور بڑے دل سے اس معاملے کو رفع دفع کر دیتی ہیں حالانکہ آپ کے دل سے کدورت نہیں جاتی؟
- جب کسی سہیلی سے آپ کے خیالات و نظریات ہم آہنگ نہیں ہوتے تو کیا آپ فوراً تلخ کلامی اور تردید پر اتر آتی ہیں؟
- کیا آپ دوسروں سے اس وقت تک بحث کرتی رہتی ہیں جب تک آپ کو یہ معلوم نہ ہو کہ آپ غلطی پر ہیں؟
- کیا آپ ایسے لوگوں کا ذکر استہزا اور حقارت سے کرتی ہیں جو معاشرے میں اقلیت کی حیثیت رکھتے ہیں؟
- کیا آپ کسی ایسے شخص یا خاتون سے فوراً نفرت کرنا شروع کر دیتی ہیں جو آپ کے شوہر یا منگیتر کی تعریف کرے؟
- کیا آپ ایسی خواتین کے خلاف جن سے آپ کے کچھ اختلافات رہیں اپنے دل میں نفرت، حسد اور رقابت کے جذبات کو پروان چڑھاتی رہتی ہیں؟
- کیا آپ کسی مسئلے پر ضد میں آ کر الجھتی ہیں اس وقت تک اپنی رائے تبدیل نہیں کرتیں جب تک آپ کو کچھ باتوں سے یہ پتہ چل جائے کہ آپ غلطی پر ہیں؟
- کیا آپ پابندیوں کو ذلت سمجھتی ہیں اور جب کبھی بس چلے تو انہیں توڑنے کی کوشش کرتی ہیں؟
- کیا آپ لڑائی جھگڑے سے اس بنا پر لطف اندوز ہوتی ہیں کہ اس طرح آپ کے دبے ہوئے جذبات کو باہر نکلنے کا موقع مل جاتا ہے؟
- کیا آپ اپنی ذات پر کی گئی تنقید کی تردید کی فوری کوشش کرتی ہیں؟
- کیا آپ اپنے خاندان کے کسی فرد یا سہیلی کے درمیان اختلاف پر پوری بحث کرنے کے بعد بھی اختلاف کو زندہ رکھتی ہیں؟
- کیا آپ کسی محفل یا جلسے میں ہر ایسی خاتون سے الجھ پڑتی ہیں جو آپ کے نظریات کے خلاف اپنی رائے کا اظہار کرے؟
- کیا آپ ٹیلی فون کا جواب جارحانہ انداز میں دیتی ہیں خصوصاً جب کہ مخاطب سے آپ واقف نہ ہوں؟
- کیا آپ اپنی ہر بات منوانے کے لئے اپنی برہمی کا اظہار کرنے پر تل جاتی ہیں؟
- ہر ہاں کے ۵ نمبر شمار کریں۔ ۲۵ نمبر اوسط کا اظہار اور ۳۰ نمبر جارحانہ شخصیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ زیادہ بڑھتے ہوئے نمبر اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ ایسی خواتین میں برداشت اور تحمل کا مادہ نہیں۔ وہ اپنی لاشعور کی گہرائیوں میں دبے ہوئے احساس کمتری کے پہلو کو جھگڑے کے ذریعہ دور کرنا چاہتی ہیں۔ اگر کسی خاتون کی طبیعت جھگڑالو ہے تو وہ مندرجہ ذیل سادہ اصول اپنا کر اپنی طبیعت میں اعتدال لا سکتی ہیں۔
- اپنی جارحیت، نفرت اور عداوت کے جذبات کو کسی خاص خاتون یا اشخاص پر مرکوز کرنے کی بجائے ان کا رخ کسی خاص موقع یا مسئلہ کی طرف موڑ دیجیے۔

اپنی فریق کو اصل جھگڑے تک محدود رکھیں اس میں ماضی کی رنجشیں شامل نہ کریں۔

تحمل سے کام لیں۔ [illegible] تک گنتی گن کر پرسکون ہو جائیں اور ہر پہلو کے متعلق سوچیں تاکہ تسلی بخش تصفیے پر پہنچ سکیں۔

ایسا فیصلہ کریں جس سے اطمینانِ قلب حاصل ہو اور اپنے فیصلہ کا اعادہ بھی کر سکیں۔ اپنے فیصلے کے مطابق عمل کریں۔

خدا تعالیٰ پر پختہ ایمان رکھیں اور عفو و درگزر کی عادت کو اپنائیں۔

عورت

سنا گیا ہے کہ جہاں تک لڑائی جھگڑا کرنے کا تعلق ہے عورت سے سبقت لے جانے والی صرف ایک ہی ہستی ہے — اور وہ ہے دوسری عورت!

پیغامبر

THE MESSENGER

Editor & Publisher SOHAIL AKHTAR

جہاں بینی میری فطرت ہے لیکن 7 کسی جمشید کا ساغر نہیں میں

۲۱ ستمبر ۱۹۸۳ء

قربانی کیوں؟

عیدالاضحیٰ مسلمانوں کا خصوصی تہوار ہے۔ یہ دن اس بناء پہ یاد رکھا اور منایا جاتا ہے کہ اس دن ایک پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کی راہ میں اپنی سب سے پیاری چیز، اپنے بیٹے کی قربانی کے لیے تیار ہو گئے تھے۔ دوسرے لفظوں میں انہوں نے غرض مندی کے عام انسانی جذبے کی قید سے اپنے آپ کو آزاد کر کے اتنا بلند کر لیا تھا کہ ان کی اس سنت کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے حد پسندیدہ قرار دیا گیا۔ اتنا پسندیدہ کہ اس کو خدا کے آخری دین — اسلام کے صاحب استطاعت ماننے والوں پر بھی فرض کر دیا گیا۔ گویا اس تہوار کا پیغام بھیڑ بکری کا خون بہا دینا نہیں ہے، بلکہ خدا کے راستے میں اپنے آپ کو انسانی کمزوریوں سے چھڑا کر اتنا بے غرض بنانا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تخلیقِ انسانی کا مقصد پورا ہو جائے۔ اور وہ مقصد یقیناً یہی ہے کہ انسان اپنے سفلی جذبات پر قابو پا کر خدائی مقاصد کی تکمیل میں اپنے آپ کو وقف کر دے۔ اور اپنے ہی جیسے انسانوں (جو خدائی کا ایک حصہ ہیں) کی بھلائی کے لیے مقدور بھر کوشش کرے۔ اور اس کی زندگی کا مشن اپنی ذات کے حوالے سے اجتماعی بھلائی ہو۔ اور عیدالاضحیٰ کے دن قربانی پیش کرتے وقت اس کا دل اعلیٰ و ارفع خیالات کے اس معیار کو چھونے کی کوشش کرے جو کئی صدیاں پیشتر اسی موقع پہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں پیدا ہوتے تھے۔

شیطانِ نفس کا ایک دوسرا ایجنٹ زبان ہے۔ کتنے ہی فتنے ہیں جو زبان کے ذریعے سے پیدا ہوتے ہیں۔ مرد اور عورت بات کر رہے ہیں، کوئی برا جذبہ نمایاں نہیں ہے، مگر دل کا چھپا چور آواز کی حلاوت، لہجے کی لگاوٹ، باتوں میں گھلاوٹ پیدا کیے جا رہا ہے۔ قرآن اس چور کو پکڑ لیتا ہے۔

سچی باتیں

(از مولانا عبدالماجد دریابادی مرحوم)

آپ کو اپنے خاندان، وطن اور برادری کی شادیوں میں شرکت کا بارہا موقع ملا ہوگا۔ آپ نے کبھی یہ خیال کیا کہ مسلمان لڑکے یا لڑکی کی شادی کا کیا طریقہ ہونا چاہیے؟ آپ کے رسول مقبول حبیب کبریا، جنہیں ہمارے اور آپ کے عقیدے میں دونوں جہانوں کی عزت و دولت، سرداری و بادشاہی سب کچھ حاصل تھی، بن بیاہے نہ تھے بلکہ کئی عزت والی بیویوں کے باعزت شوہر تھے اور بجز ایک نکاح کے حضورؐ نے باقی سب نکاح منصب رسالت پر فائز ہونے کے بعد ہی کیے تھے۔ بلکہ حضورؐ نے کسی نکاح میں وہ دھوم دھام، وہ طویل سلسلۂ رسوم اور وہ جشن منایا جسے آج ہم میں سے ہر معمولی شخص بھی شادی کے وقت اپنے عزیزوں کے لیے ضروری سمجھتا ہے؟ پھر کیا نعوذ باللہ آپ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ کی عزت اور آپ ان سردار دو عالمؐ سے بڑھ چڑھ کر ہے؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے علاوہ جن جن ہستیوں کی ہم سب مسلمان عزت کرتے ہیں، جن کے نام ہم ادب سے لیتے ہیں، جن کے طریقہ پر چلنا اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں، وہ سب کے سب بیاہے ہوئے تھے۔ رسول خدا صلعم کے چاروں دوست ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ، علی مرتضیٰؓ اور آپ کی نور نظر بی بی فاطمہؓ اور آپ کے جگر کے ٹکڑے سیدنا حسنؓ اور سیدنا حسینؓ اور آپ کی دوسری صاحبزادیاں یہ سب بیاہے ہوئے اور بیاہی ہوئی بیویاں تھیں۔ ان میں کسی کی شادی اُن رسموں اور دستوروں کے مطابق ہوئی جنھیں ہم لوگوں نے اپنے لیے لازمی قرار دے لیا ہے؟ کیا نعوذ باللہ ہم لوگ ان بزرگوں سے زیادہ شریف ہیں یا زیادہ عزت رکھتے ہیں؟

کیا ان کی شادیوں کا سلسلہ تقریبات میں ہفتوں قائم رہتا تھا؟ کیا ان کے نکاحوں کے موقع پر بڑی دھوم دھام سے دعوتیں ہوتی تھیں؟ کیا ان کے عقدوں میں شرکت کے لیے دور دراز مقامات سے سیکڑوں ہزاروں مہمان سرخ اور گلابی رقعے نائیوں کے ہاتھ روانہ کر کے مدعو کیے جاتے تھے؟ کیا یہ بزرگ بھی نیوتہ کی رقم کو اپنے اوپر فرض اور ایک جبری قرض سمجھتے تھے؟ کیا ان کے ہاں بھی دولھن کا ہر موسم میں کئی کئی دن مانجے میں نظربند رہنا ضروری تھا؟ کیا زری کے جوڑوں اور جہیز کے بہت سے نمائشی سامان کے بغیر ان کے نکاح نہیں ہوتے تھے؟ کیا ان کے ہاں بھی ایسی تقریب پر پیشہ ور گانے والوں اور گانے والیوں، میراسیوں اور میراسنوں کا ہجوم ہو جایا کرتا تھا؟ کیا ام المومنین عائشہ صدیقہؓ اور سیدۃ النساء فاطمہ زہراؓ کے مہر ایسے ہی بھاری بندھے تھے جیسے آج کل عموماً بندھا کرتے ہیں؟

اسراف کے پہلو کو چھوڑ کر بھی دیکھیے تو کسی حیثیت سے ان رسموں کو آپ مفید پائیں گے؟ سرمایہ کی فراہمی میں کس قدر دقتیں اٹھانا پڑتی ہیں۔ کتنا ضروری کاموں کا ہرج ہو جاتا ہے۔ خواہ مخواہ قرض لینا پڑتا ہے۔ گھر کی جائداد خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ سودی دستاویز لکھ کر خدا کی سخت ترین نافرمانی کا عذاب مول لینا پڑتا ہے اور ان تمام زحمتوں اور گناہوں کے باوجود مہمان اور اہل برادری پھر بھی خوش نہیں ہوتے۔ کوئی صاحب کھانے میں نقص نکالتے ہیں۔ کوئی صاحب بدانتظامی پر اعتراض کرتے ہیں۔ نقصان مایہ تو پوری طرح ہوتا ہی ہے، ساتھ ہی شماتت ہمسایہ کا بھی پورا حصہ مل جاتا ہے۔ کیا ایسی شادیاں کبھی آئندہ چل کر باعث برکت ثابت ہو سکتی ہیں؟

> عورت کے ساتھ عمدہ اور مسرت بھری زندگی بسر کرو اور اس کو کسی قسم کے سخت اور درشت الفاظ سے مت پکارو، ہو سکتا ہے جس چیز کو تم ناپسند کرتے ہو اس میں اللہ خیر و برکت رکھ دے۔
> (قرآن پاک)

گلریز

گل فراز —

نہیں کیا چاہیے، جو کچھ بھی چاہیے اسے مسکراہٹ کی طاقت سے حاصل کرو نہ کہ تلوار سے۔

تجربہ شاہد ہے کہ ضرورت کے وقت مستحکم ارادہ پوری طرح مدد کرتا ہے۔

دنیا کی ہر چیز کا تریاق خود اسی میں مضمر ہے لیکن عورت، عورت کو شکست نہیں دے سکتی۔

امام صادق ملک —

- خدا کی نافرمانی کا نتیجہ انجام کار خوفناک ہے۔
- محبت کسی کو کچھ دینے میں ہے کسی سے کچھ لینے میں نہیں۔
- جو مہربانی کرنے والے کو کمینہ سمجھتا ہے، اس سے زیادہ کمینہ کوئی دوسرا نہیں۔
- کچھ نہ کچھ عیب سبھی میں ہوتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ عقلمند اپنے عیب خود محسوس کر لیتا ہے۔ دنیا نہیں محسوس کرتی۔ بے وقوف اپنے عیب خود محسوس نہیں کرتا، دنیا محسوس کرتی ہے۔

محمود حسین —

حق کا پرستار کبھی ذلیل نہیں ہوتا، چاہے سارا زمانہ اس کے خلاف ہو جائے۔ باطل کا پیروکار کبھی عزت نہیں پاتا، چاہے چاند اس کی پیشانی پر نکل آئے۔

عظمت صرف ایک فیصد ودیعت کی جاتی ہے اور ۹۹ فیصد محنت اور ریاضت سے ملتی ہے۔

محمد انور —

عوام کا شکر طعام و لباس پر ہے اور خواص کا شکر حقیقت و معانی پر۔ عوام دل میں ہوں، مثلاً خوراک و پوشاک کے متعلق ہی یہ خیال قابل شکر ہے کہ ایک کے ذریعے سے انسان زندہ و توانا رہ کر اور دوسرے کے باعث محفوظ و آراستہ ہو کر خدمت خلق بجا لا سکتا ہے۔ اور لوگوں کو علم و فن کی تعلیم و تربیت دے سکتا ہے تاکہ اس کی مدد سے دوسرے بھوکے اور ننگے نہ رہیں۔

ایم اشرف —

عیال دار کے اعمال مجاہد دین کے اعمال کے ساتھ آسمان پر جاتے ہیں۔

رشیدہ —

- ایک بوڑھے نے کہا، توبہ کرتا ہوں لیکن دیر سے آیا ہوں! فرمایا موت سے پہلے آ جانا دیر نہیں ہے۔
- جس کا باطن ظاہر سے افضل ہے وہ ولی اللہ ہے، جس کا ظاہر و باطن برابر ہے، وہ عالم ہے اور جس کا ظاہر باطن سے افضل ہے وہ جاہل و مکار ہے۔
- بدترین شخص وہ ہے جو توبہ کی امید پر گناہ کرتا ہے اور زندگی کی امید پر توبہ۔

اعجاز احمد چغتائی —

اگر انسان گھبرا کر اس دنیا کو تکلیفوں اور مصیبتوں کا گھر کہے تو انسان ہمیشہ اپنی سوچ کے مطابق ان مشکلات میں گھرا رہتا ہے۔ اگر ان مشکلات کا جوانمردی سے مقابلہ کرنے اور خوش اسلوبی سے انہیں حل کرنے کا عزم اور مستحکم ارادہ کر لیا جائے تو خود بخود راستہ صاف ہوتا جاتا ہے۔

افتخار بیٹ —

عالم پانی کے بحر بے کنار سے سیراب ہے اور جاہل پانی کی موجودگی میں رہ کر بھی تشنہ رہتا ہے۔

بادشاہوں سے کیا خوف، خوف تو بادشاہوں کے بادشاہ سے ہوتا ہے۔

میرا نسب کیا پوچھتا ہے، میری تلوار خود میرے خون سے تجھے آگاہ کر دے گی۔

بادشاہ سے وفاداری اس کی مجلسوں میں شرکت سے نہیں بلکہ رزم میں جوہر دکھانے سے ہے۔

جب میں خونخوار ریچھ کے رحم و کرم پر تھا

رابرٹ تھامسن — برٹش کولمبیا

ریچھ جنگل کے دوسرے جانوروں مثلاً شیر چیتے اور گینڈے وغیرہ کے مقابلے میں کچھ زیادہ خوفناک نہیں سمجھا جاتا۔ مگر اس وقت جس ریچھ کی بات میں کر رہا ہوں وہ اپنی ساخت قد قامت، اپنے بھاری بھرکم ڈیل ڈول، نتھنوں سے خارج ہونے والے شعلوں اور غضب سے بھری ہوئی سرخ آنکھوں کے حوالے سے دنیا کی خوفناک ترین مخلوق محسوس ہو رہا تھا۔

یہ گزشتہ سال کی بات ہے میں برطانوی کولمبیا میں اپنے گھر کے قریبی جنگل میں سیر کے لئے نکلا ہوا تھا میرے ساتھ میرا بیٹا تیرہ سالہ ایلمن اور ایک دوست لائنس بھی تھے ہم بڑے مزے سے فطرت کے نظاروں کا لطف اٹھا رہے تھے۔ لوئس اپنی مختلف شکاری مہموں کی کہانیاں سنا رہا تھا میں اور میرا بیٹا ایلمن اس کی باتوں میں کھوئے ہوئے تھے اچانک ہمیں اپنے عقب سے عجیب غراہٹ آواز سنائی دی۔ ہماری چھٹی حس نے ہمیں یکدم خطرے کا احساس دلایا اور ہم بھاگ کھڑے ہوئے۔

پھر یوں ہوا کہ چند ہی قدم کے بعد ٹھوکر لگنے سے میں گر پڑا۔ ایلمن اور لوئس بھاگتے چلے گئے۔ اور ابھی میں سنبھل بھی نہ پایا تھا کہ کوئی چیز بڑی قوت سے میرے بائیں کولہے سے ٹکرائی۔ مجھے دن میں تارے نظر آنے لگے۔ میرا کولہا شدید زخمی ہو چکا تھا۔ اور خون اس تیزی سے بہنے لگا کہ چند ہی لمحوں میں میری پتلون تر بتر ہو گئی اور میرا بایاں جوتا خون سے بھر گیا۔! میں نے اپنی پوری قوت مجتمع کی اور پلٹ کر حملہ آور کی جانب دیکھا۔ میرے سامنے وہی ریچھ کھڑا تھا جس کے بارے میں، میں آغاز ہی میں آپ کو بتا چکا ہوں مگر وہ تو ایک بار پھر مجھ پر حملہ کرنے کے لئے آ رہا تھا۔

"میری موت کا لمحہ آ پہنچا ہے" میں نے سوچا اور آنکھیں بند کر لیں۔

خونی ریچھ ایک بار پھر مجھ پر حملہ آور ہو چکا تھا۔ وہ اپنے تیز اور نوکیلے ناخنوں سے مجھے بھنبھوڑنے لگا۔ میں اپنی مدافعت میں کچھ بھی نہ کر سکا۔ درد اور تکلیف نے میری قوت گویائی بھی سلب کر رکھی تھی۔

پھر میں نے محسوس کیا کہ وہ ریچھ ایک بار پھر مجھے چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ میں نے آنکھیں کھولیں۔ اب اچانک مجھے اپنی ساری جسمانی اذیت بھول گئی اور اپنی جان بچانے کا خیال مجھ پر حاوی ہو گیا۔ میں ۴۳ سالہ ایک صحت مند شخص ہوں گوشت کی تقسیم کا کام کرتا ہوں۔ جنگل میں متعدد بار میرا مختلف جانوروں سے سامنا ہو چکا ہے۔ اور میں ان کو زیر کر چکا ہوں۔ لیکن اس خونی بلا نے تو مجھے بالکل بے بس کر دیا تھا۔ ایک تو میرے پاؤں میں ٹھوکر لگنے سے موچ آ گئی تھی اس پر مستزاد یہ کہ ریچھ نے میرے جسم کے مختلف حصوں پر اس قدر زخم لگا دیئے تھے کہ میرا سارا جسم میرے اپنے ہی خون سے لتھڑ گیا تھا۔

ریچھ اب چند قدم کے فاصلے پر کسی جنگلی جانور کی لاش کے بقایا جسے کھانے میں مصروف ہو چکا تھا۔ اور اب میں نے جان لیا تھا کہ ریچھ ہم پر حملہ آور نہ ہوتا۔ اگر ہم دخل در معقولات کے مرتکب نہ ہوئے ہوتے دراصل اس کے قریب سے گزرتے ہوئے ہم نے اسے غیر شعوری طور پر مشتعل کر دیا تھا۔

میں اپنے قدموں پہ اٹھ کھڑا ہوا اگرچہ والے پاؤں میں اس قدر شدید ٹیس اٹھی کہ قدم اٹھانے کی ہمت ہی نہ ہوتی۔ اسی لمحے ریچھ نے ایک بار پھر مجھ پر حملہ کر دیا۔ میں اس کے زور سے گر پڑا۔ وہ میرے اوپر سوار ہو چکا تھا۔ اس کے نوکیلے پنجے میرے جسم کی چیر پھاڑ میں مصروف ہو چکے تھے میں نے اپنے چہرے کو اپنے ہاتھوں سے یوں ڈھانپ رکھا تھا گویا اس طرح میں اپنے چہرے کو اس کی دسترس سے بچا لوں گا۔

اب تو واقعی میں مرنے والا ہوں۔ میں نے سوچا۔ ریچھ کا غصہ شاید کچھ ٹھنڈا ہو گیا تھا۔

چنانچہ وہ ایک بار پھر اپنے شکار کی جانب چل دیا۔ مجھ میں اپنے جسم کے کسی بھی حصے کو حرکت دینے کی سکت نہ رہی تھی۔!

کافی دیر کے بعد اذیت کی شدت نے میرے حواس بحال کر دیئے۔ میں نے ایک بار پھر آنکھیں کھولیں۔ ریچھ اب اپنے شکار کے قریب بیٹھا ہوا تھا اور مجھے گھور رہا تھا۔ میں کئی لمحوں تک بے چارگی کے عالم میں اس کی جانب دیکھتا رہا۔ اپنی زندگی بچانے کا جذبہ ایک بار پھر مجھ پر حاوی ہو گیا میں نے اٹھنے کی کوشش کی مگر بری طرح گر پڑا میں نے دیکھا کہ میرے پیچھے اور ارد گرد کا گھاس میرے خون سے سرخ ہو چکا تھا۔

میں ایک بار پھر اٹھا۔ اس بار میں کھڑا ہو جانے میں کامیاب ہو گیا۔ پھر میں نے قدم اٹھانے کی کوشش کی۔ میرے پاؤں میں شدید درد ہوا مگر میں نے کوئی پرواہ نہ کی۔ ایک قدم۔ پھر دوسرا قدم۔ حتیٰ کہ موت کے خوف سے میں چلتا چلا گیا۔

یہ بات میرے لئے بہت حیران کن تھی کہ ریچھ نہ تو اٹھا اور نہ ہی اس نے مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ شاید اسے معلوم تھا کہ میں اس سے بچ کر جا ہی کہاں سکتا ہوں۔

چند درجن قدم چلنے کے بعد میں اذیت سے اس قدر نڈھال ہو چکا تھا کہ ایک بھی قدم آگے بڑھانے کی ہمت نہ رہی۔ اور میں گر پڑا۔ اور بے ہوش ہو گیا۔

جب مجھے ہوش آیا تو میں نے خود کو ایک ہسپتال میں پایا۔ میرا بیٹا اور لوئس میرے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میرا سارا جسم سفید پٹیوں میں لپٹا ہوا تھا۔ میں ایک بار پھر بے ہوش ہو گیا

کئی روز کے بعد مجھے بتایا گیا کہ ریچھ کے نوکیلے پنجوں نے میرے جسم پر اتنے زخم لگائے تھے کہ مجھے دو سو سے زائد ٹانکے لگائے گئے ہیں کئی ماہ کے مسلسل علاج کے بعد میں صحت یاب ہو گیا۔ مگر آج بھی میں اس خوفناک ریچھ کے خوف سے آزاد نہیں ہو سکا۔ اس نے میرا سارا جسم ادھیڑ دیا تھا۔ اور میرے جسم کے کسی نازک حصے پر زخم آ جاتا تو میری موت یقینی تھی۔

یہ میری زندگی کا سب سے ہولناک واقعہ ہے۔ اور اس کے تصور سے آج بھی میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔!

مکرمی! میں گزشتہ کافی عرصہ سے آپ کے اخبار کا مستقل قاری ہوں۔ میں چند پاکستانی اور بھارتی دوستوں کے توسط سے اردو زبان سے دلچسپی پیدا ہوئی اور اب اچھی خاصی اردو پڑھ لیتا ہوں اور لکھنے کے قابل ہو گیا ہوں۔ میں اپنی زندگی کا ایک حقیقی واقعہ تحریر کر کے بھیج رہا ہوں۔ امید کرم اگر کہیں الفاظ درست نہ ہوں تو ٹھیک کر لیجئے گا۔

والسلام

رابرٹ تھامسن

(برٹش کولمبیا)

ان مل بے جوڑ

راوی: رفیق احمد

میں ایک کامیاب بزنس مین ہوں شہر کے کاروباری حلقوں میں میری بڑی عزت ہے میں اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا اور جائیداد کے سیاہ و سفید کا مالک ہوں لاکھوں کا بینک بیلنس ہے۔ والدین کی واحد اولاد ہونے کے باعث مجھے بچپن ہی سے کاروبار میں ان کی اعانت کرنی پڑی جس کی وجہ سے میں نویں جماعت سے آگے نہ پڑھ سکا۔

تقریباً ۲۰ سال کی عمر میں میری شادی کر دی گئی لڑکی میری رشتہ دار ہونے کے علاوہ گریجویٹ بھی تھی اور یہیں سے میری بدقسمتی کا آغاز ہوا ہے۔

شادی کے بعد ثریا نے ہر طرح میرا خیال رکھا بظاہر میں بھی بہت خوش تھا لیکن آہستہ آہستہ غیر محسوس طور پر میں اس سے دور رہنے لگا جس کی وجہ میرا احساس کمتری تھا۔ وہ چونکہ پڑھی لکھی تھی اس لئے غیر شعوری طور پر ایسی باتیں کرتی جو اس کے خیال میں عام فہم ہوتی تھیں لیکن میں انہیں کچھ دکھاتا ہی فطری طور پر اس بات کا قائل ہوں کہ شوہر کو بیوی پر ہر طرح سے ذہنی فوقیت حاصل ہونی چاہئے اور بدقسمتی سے ثریا کا بھی یہی خیال تھا لیکن احساس کمتری میری زندگی میں ایک خلش بن گیا۔ میں ثریا سے دور رہنے لگا زیادہ وقت کاروبار کے سلسلے میں باہر رہتا اور جتنی دیر کے لئے گھر آتا کسی نہ کسی طرح اپنے آپ کو مصروف رکھتا۔

آخر ثریا نے میری اس بات کو محسوس کر لیا کہ میں اس سے دور رہنے لگا ہوں اب وہ اکثر مجھ سے بے رخی اور لاپرواہی کی شکایت کرتی۔ میں مصروفیت کا بہانہ بناتا۔ پھر وہ مجھ پر یہ شک کرنے لگی کہ میں کسی اور لڑکی میں دلچسپی لینے لگا ہوں۔ اس کی سہیلیاں ملنے کے لئے آتیں تو ان سے آمنا سامنا ہو جاتا کبھی کبھار ہم لوگ گفتگو بھی کر لیا کرتے۔ میری واحد خوبی یہی تھی (اگر اسے خوبی کہا جا سکے) کہ میں دولت مند تھا۔ چنانچہ میں ہر بات کا رخ پیسے کی طرف موڑ دیتا اپنی امارت کے قصے بیان کرتا، غریبوں کا مذاق اڑاتا۔ اگر کبھی ثریا کی سہیلیوں کے خاوند ساتھ ہوتے تو میں جان بوجھ کر ان کی آمدنی کے متعلق سوال کرتا۔ ظاہر ہے ایک ملازمت پیشہ انسان خواہ وہ کتنی ہی بڑی ملازمت پر کیوں نہ فائز ہو ایک بزنس مین کا مقابلہ نہیں کر سکتا چنانچہ انہیں ان کی بیویوں کے سامنے شرمندہ کر کے مجھے خوشی ملتی وہ [illegible] کا ذکر کرتے تو میں اپنے قیمتی سوٹ اور بیش قیمت زیورات کی باتیں کرنے لگتا۔ اس طرز عمل سے ثریا کی سہیلیوں کے خاوند مجھ سے کترانے لگے اور بہت کم ہمارے ہاں آتے۔ میں تو خیر کسی کے ہاں جاتا ہی نہیں تھا ثریا کو میری ان باتوں پر بہت غصہ آتا۔ میں دل میں خوش ہوتا بلکہ اس پر مزید رعب ڈالتا کہ میں ایک امیر آدمی ہوں تم جانتی اپنے آپ کو کیا سمجھتی ہو مجھے تم سے زیادہ پڑھی لکھی لڑکیاں مل سکتی ہیں۔ عورت ہے کیا؟ چند سکوں سے اسے خریدا جا سکتا ہے۔

احساس کمتری مجھے ہر وقت ایسی حرکتوں پر اکساتا رہتا۔ میرے اب دو بچے بھی تھے اور میری بیوی نے مجھ سے مایوس ہو کر خود کو ان کے حوالے سے مصروف رکھنا شروع کر دیا تھا اس پر مجھے ایک اور بہانہ مل گیا اور میں ہر وقت اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں سے شکایت کرتا کہ میری بیوی میری طرف توجہ نہیں دیتی اور میں اس سے خوش نہیں ہوں اس پر سب اسے لعنت ملامت کرتے۔!

اپنے اس منفی رویے کے باوجود مجھے اعتراف ہے کہ مجھے ثریا سے محبت ہے میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا لیکن ان حرکتوں سے باز بھی نہیں آ سکتا۔ انہی دنوں ایک اور واقعہ پیش آیا میری امارت کے قصے سن کر میری بیوی کی ایک سہیلی مجھ میں دلچسپی لینے لگی آخر دنیا میں ایسی ذہنیت کی لڑکیاں بھی تو ہوتی ہیں جو دولت کے لئے اپنی عزت داؤ پر لگا دیتی ہیں۔ میں نے ثریا کو جلانے کے لئے اسے خوب لفٹ دی، میں اس کے ساتھ فلمیں دیکھتا۔ اسے ہوٹلوں میں لے جاتا اور اس کے ساتھ دنیا جہان کی باتیں کرتا وہ بھی ایک حرافہ تھی اس نے جان لیا کہ میں کس قسم کی باتیں پسند کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ میری سمجھ اور اوقات کے مطابق باتیں کرتی میری ہر صحیح یا غلط بات پر واہ واہ کرتی اور میری تعریفوں کے پل باندھے چلی جاتی۔

پھر ایک روز میری بیوی کو پتہ چل گیا آخر یہ چیز بھی کب تک چھپ رہ سکتی تھی۔ ثریا مجھ سے تنگ تو پہلے ہی تھی اب اسے ایک معقول بہانہ مل چکا تھا چنانچہ اس نے میرے ساتھ دل کھول کر لڑائی کی۔ لڑائی کے دوران میں نے اسے جلانے کے لئے کہا کہ دولت تو ہوتی ہی عیش کے لئے ہے محض [illegible] پر قناعت کر لینا غریبوں کا کام ہے اس پر میری بیوی نے جواب دیا۔

"میں صرف بچوں کی خاطر تمہارے ساتھ رہ رہی ہوں ورنہ کوئی شریف عورت تمہارے ساتھ گزارا نہیں کر سکتی تمہارے خیالات گھٹیا اور کردار ناقابل برداشت ہے۔"

میں غصے میں آپے سے باہر ہو گیا اور گھر چھوڑ کر ایک ہوٹل میں منتقل ہو گیا چند روز یونہی گزر گئے۔ مگر کب تک میں نے ذہنی کشمکش کا حل تلاش کرنے کی کوشش کی ادھر آتا تو ثریا کی پریشان صورت دیکھ کر خوش ہوتا پھر بچوں کے سہمے ہوئے چہرے دکھائی دیتے اور اپنی قابل رحم حالت کا احساس ہوتا تو میرے اندر آگ لگ جاتی دن اسی طرح گزرتے رہے اور میری حالت خراب ہوتی گئی۔ اب بھی اندر ہی اندر جلتا کڑھتا رہتا ہوں اور میری صحت کا عالم یہ ہے کہ میری عمر ۳۰، ۳۵ برس ہے لیکن معلوم یوں ہوتا ہے جیسے زندگی کا ایک طویل عرصہ گزار چکا ہوں سوچتا ہوں یہ کتنی بڑی زیادتی ہے کہ ایک پڑھی لکھی لڑکی کی شادی ایک ان پڑھ جاہل امیرزادے سے کر دی جائے یوں نہ لڑکی خوش رہ سکتی ہے اور نہ ہی لڑکا دونوں کی ذہنی سطح میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے میں دل بہلانے کی خاطر عیاشی کرتا ہوں مگر اس عیاشی کا مجھے کیا فائدہ جس سے مجھے ذہنی سکون نہیں مل سکتا۔ میرے بچے محض دولت کے بل بوتے پر پل رہے ہیں۔ انہیں نہ باپ کا پیار حاصل ہے اور نہ ہی اپنی رنجیدہ ماں کی بھرپور توجہ۔ میری بیوی ایک زندہ لاش ہے جسے دیکھ کر مجھے وقتی طور پر مزہ بھی ہوتا ہے۔ خدا کے لئے والدین سے کہئے کہ صرف دولت کے بل بوتے پر اپنی لڑکیوں کو گنواروں کے پلے نہ باندھیں۔

دولت کے بل بوتے پر اپنی لڑکیوں کو گنواروں کے پلے نہ باندھیں

شناساؤں کا

متاب اسلم

نشانہ باز ہوں میں تپتے ہوئے صحراؤں کا
میری تقدیر میں آنچل کہاں دریاؤں کا
اب وہاں شہر خموشاں ہے کہ ہم ... ہے
شہر دل کل جہاں میلہ تھا شناساؤں کا
وہ شہر ایسے ٹھکرا کے چلا آیا ہوں!
سنگ منزل بھی تو چھالا تھا مرے پاؤں کا
جانے کیا جرم ہوا ہے کہ ... ہے!!
چہرہ حیرت سے میں تکتا ہوں شناساؤں کا
یہ بھی ممکن ہے کہ منزل کا پتہ دے مجھ کو
ایک انمٹ نقش قدم بادیہ پیماؤں کا
اے مسافر تو کہاں بچ کے نکل سکتا ہے
زندگی جال ہے بنتی ہوئی ... کا
جس سے روشن تھے کبھی میرے خیالوں کے دیار
راستہ بھول گیا تاب ... گاؤں کا!

شادی کے بعد پہلا بچہ ___ اور وہ بھی لڑکا۔ وہ بے حد خوش تھا۔ حالانکہ بے کار تھا، لیکن اس نے بیوی کا زیور بیچ کر رشتے داروں، دوستوں اور پڑوسیوں کی شاندار دعوت کی اور دیسی گھی کے لڈو تقسیم کئے ___ دوسرے بچے کی پیدائش پر خالص گھی کے لڈو بانٹے گئے اور تیسرے بچے کے جنم پر صرف جلیبیاں۔

اور ساتویں بچے کی پیدائش پر جب میں اس کے گھر مبارک باد دینے گیا تو وہ پھیکی پھیکی ہنسی کے ساتھ بولا "اس میں مبارک باد دینے کی کیا بات ہے، بچے تو ہوتے ہی رہتے ہیں"

بچے کی ابتدائی بالیدگی میں غذا کی اہمیت

تحریر : مسرت اکرم

مائیں اکثر و بیشتر بچوں کو دودھ پر ہی پالتی ہیں بہت کم مائیں صحیح وقت پر بچے کو ٹھوس غذا دینا شروع کرتی ہیں اگر بچے کو صحیح غذا بروقت ملتی رہے تو اس کی نشوونما صحت مند بنیاد پر ہوتی ہے۔ وہ متعدی بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔ آج میں آپ کو تین ماہ کی عمر سے لے کر ایک سال کی عمر کے بچے کی غذا کے بارے میں معلومات فراہم کروں گی۔ اور ان اغذیہ کی تیاری کی ترکیب بھی بتاؤں گی۔ اگر میری بہنیں انھیں آزمائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کا بچہ تندرست نہ ہو۔

تین ماہ کی عمر تک بچہ ماں کا دودھ پیتا ہے۔ تین ماہ بعد اس کے جسم کو ٹھوس غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے تین ماہ ختم ہونے پر بچے کو ٹھوس غذا دینی چاہئے۔ جب بچے کو ٹھوس غذا دینا شروع کی جاتی ہے تو بچہ اس کے کھانے میں وقت لیتا ہے۔ ادھر ماں گھر کے مختلف کاموں کی وجہ سے بچے کو توجہ سے غذا نہیں دے پاتی۔ اس طرح بچہ صرف دودھ کا عادی ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً غذائیت کی کمی کی وجہ سے بچے کو اکثر نزلہ کھانسی اور کمزوری رہتی ہے۔ اس کی بالیدگی صحت مند طریقے سے نہیں ہو پاتی۔

جب آپ کا بچہ تین ماہ کا ہو جائے تو اس کی ٹھوس غذا کی ابتدا فیرکس سے کیجئے۔ شروع میں ایک چمچہ فیرکس دیجئے۔ صبح ۶ بجے کے دودھ کے بعد آپ دس بجے کا وقت فیرکس کے لئے مقرر کر لیں۔ بچے کو نہلا دھلا کر سلانے سے پہلے ایک چمچہ فیرکس دودھ میں ملا کر کھلائیے۔ اس میں آپ شہد، سوجی کا رس وغیرہ بھی ملا سکتی ہیں۔ اگر آپ کا بچہ کمزور ہے تو اس کی ٹھوس غذا پر توجہ دینی ہوگی۔ انڈے کا استعمال تین ماہ بعد کیا جا سکتا ہے۔ انڈے کو ابال لیں بچے کو انڈے کی زردی آہستہ آہستہ چٹائیں۔ اس کے بعد ایک سال آپ مختلف انداز میں چیزوں کو پکا کر بچے کو کھلائیں تاکہ وہ جسمانی طور پر لاغر نہ رہے۔ بچہ اسی عمر میں کھانا پینا سیکھتا ہے۔ آپ اسے کھانے کی جو عادت ڈال دیں گی وہ تمام عمر تک رہے گی۔ اس لئے کھلانے میں باقاعدگی کا ہونا ضروری ہے۔

ایک سال سے لے کر دو سال تک کے بچے کو آپ اس قسم کی چیزیں پکا کر کھلا سکتی ہیں۔

(۱) سادہ کھچڑی (۲) قیمے کی کھچڑی (۳) کھچڑی انڈے کے ساتھ (۴) کھچڑی سبزی کے ساتھ (۵) چاول کی کھیر (۶) سوجی کی کھیر (۷) دلیہ (۸) آلو کی کھیر (۹) کیلے کی پڈنگ (۱۰) انڈے کا نرم کسٹرڈ (۱۱) انڈے کا محلول (۱۲) آلو مرچی (۱۳) چاول دہی ترکاریاں (۱۴) چاول اور ٹماٹر کا سوپ (۱۵) سبزی کا سوپ (۱۶) چنے کی دال کا حلوہ یا مونگ کی دال کا حلوہ (۱۷) پسی ہوئی مونگ پھلی کی کھیر۔

کھچڑی

کھچڑی ایک سادہ غذا ہے۔ چھوٹے بچے اکثر شوق سے کھاتے ہیں چاول نرم غذا میں شمار ہوتے ہیں جسے بچہ جلدی ہضم کر لیتا ہے۔

چاول آدھ چھٹانک، دال ۱/۲ تولہ، تیل ۱/۲ چھٹانک (کھلانے کا تیل ہو یا گھی)، نمک حسب ذائقہ۔

اس کھچڑی سے بچے کو ۵ گرام پروٹین اور ۲۲۶ کیلوریز مل جائیں گے۔

ترکیب : دال چاول کو اچھی طرح صاف کر کے دھولیں پھر نمک ملے پانی میں چولہے پر چڑھا دیں۔ جب دال چاول پکنے کے قریب ہوں تو اس میں پکانے کا تیل یا گھی شامل کر دیں اور دھیمے سے گھوٹ لیں کھچڑی نرم ہو جائے تو ٹھنڈی کر کے بچے کو کھلائیں۔

قیمے کی کھچڑی

قیمے کی کھچڑی سے بچے کو ۸ گرام پروٹین اور ۲۹۴ کیلوریز حاصل ہوں گی۔

ترکیب : دال چاول سے کھچڑی پکالیں۔ قیمے کو گھی یا تیل میں بھون لیں۔ تھوڑا سا پانی ڈال کر پکائیں جب قیمہ گل جائے تو چولہے پر چڑھی کھچڑی میں قیمہ ملا دیں۔

کھچڑی انڈے کے ساتھ

انڈے والی کھچڑی سے آپ کے بچے کو ۸ گرام پروٹین اور ۲۶۲ کیلوریز مل جائیں گے۔

ترکیب : جب کھچڑی پکنے کے قریب ہو تو اس میں گھی ملا دیں انڈوں کو ابال لیں پھر انڈے کی زردی اور سفیدی کچل کر یکجا کر لیں۔ اسے کھچڑی میں ملا دیں نمک حسب ضرورت بچے کی پسند کے مطابق

ایک سال کے بچے کو کھانا کھلائیے

استعمال کر سکتی ہیں۔

کھچڑی سبزی کے ساتھ

کھچڑی میں ملانے کے لئے گاجر، مٹر، آلو، چقندر وغیرہ لے سکتی ہیں کھچڑی الگ پکائیں تمام سبزیاں ابال لیں اور کھچڑی میں ملا دیں۔ اگر بچہ چھ ماہ کا ہے تو سبزیاں اور کھچڑی گھوٹ لیں ورنہ بڑے بچے کو ایسے ہی کھلائیں۔

چاولوں کی کھیر

اشیاء : چاول ایک چھٹانک، دودھ ڈیڑھ چھٹانک یا ذرا زیادہ۔ شکر حسب ذائقہ۔

چاول صاف کر کے پانی میں ابال لیں چینی دودھ میں ملا کر چاولوں میں ڈال دیں۔ چاولوں کو گھوٹتی جائیں بچے کے لئے یہ بہت اچھی غذا ہے۔ بچہ اس سے جلد موٹا ہوتا ہے۔ اس سے آپ کے بچے کو سات گرام پروٹین ۱۱۲ کیلوریز مل سکتی ہیں۔

سوجی کی کھیر

سوجی کو بھون کر اس میں تھوڑا پانی ڈال کر اچھی طرح پکائیں شکر ملا دودھ سوجی میں ملا دیں اور اس کو پکائیں تاکہ سوجی اور دودھ یکجا ہو جائے اس مرکب کو کریم کی طرح گاڑھا کر لیں۔ تیار ہونے پر ٹھنڈا کر کے بچے کو کھلائیں۔ سوجی کی کھیر بچے کو شام کے وقت دے سکتی ہیں۔

دال کی کھیر

اشیاء چنے کی دال ۱/۲ اونس دودھ اور شکر۔

ترکیب : دال صاف کر کے دھولیں اس میں اتنا پانی ڈال کے چولہے پر چڑھائیں کہ دال گل جائے ابلی ہوئی دال پیس لیں۔ پسی ہوئی دال میں دودھ اور شکر ملا دیں۔ آمیزے کو پکائیں جب مرکب کریم کی طرح گاڑھا ہو جائے تو بچے کو کھلائیں اگر پکھلانے تو اس کھیر میں الائچی بادام پستہ وغیرہ استعمال کر سکتی ہیں۔ اس غذا سے آپ کا بچہ سات گرام پروٹین اور ۱۶۲ حرارے حاصل کرے گا۔

مونگ پھلی کی کھیر

اشیاء : چھلی ہوئی مونگ پھلی ۱/۲ چھٹانک، دودھ آدھ پاؤ، شکر حسب ذائقہ۔

ترکیب : مونگ پھلی پیس کر پاؤڈر بنائیں اس پاؤڈر کو شکر ملے دودھ میں ملا دیں اور خوب پکائیں۔ اس کو پیسٹ کی طرح گاڑھا کر لیں یہ چھ ماہ کے بچے کے لئے اچھی غذا ہے۔ اس سے ۹ گرام پروٹین ۱۹۱ حرارے حاصل ہوں گے۔

سبزیوں کا سوپ

گاجر، پالک، سیم کی پھلی یا مٹر، آلو، چقندر وغیرہ سب کو صاف کر کے دھو کر نمک ملے پانی میں دس منٹ تک پکائیں۔ تمام سبزیاں یک جان کر لیں پانی رہنے دیں۔ لیجئے سوپ تیار ہے۔ اب بچے کو حسب منشا دیں۔

انڈا کئی طریقوں سے پکا کر بچے کو دیا جا سکتا ہے۔ مثلاً ڈبل روٹی کو انڈے کے میٹھے محلول میں بھگو کر تل لیں۔ انڈے کا محلول بھی بچے کو دیا جا سکتا ہے انڈے کا نرم کسٹرڈ بنا کر بچے کو دیں۔

انڈے کے محلول کی ترکیب

ایک انڈے کی زردی اور سفیدی کو اچھی طرح پھینٹ لیں۔ اس میں جھاگ پیدا ہو جائے تو ابلا ہوا دودھ اور شکر انڈے کے محلول میں ملائیں اور بچے کو دیں۔ یہ محلول فیڈر میں ڈال کر دیا جا سکتا ہے۔ اس سے چھ گرام پروٹین اور ۱۰۱ کیلوریز حاصل ہوں گی۔

چاول دہی ترکاری

اشیاء۔ چاول ۱/۲ چھٹانک دہی ایک چھٹانک ایک گاجر ۱/۲ حصہ شکر حسب ذائقہ۔

ترکیب : گاجر کو دھو کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ لیں۔ اتنا پانی ڈالیں کہ گاجر گل جائے دہی کو اچھی طرح پھینٹ لیں اس میں پانی اور شکر آہستہ آہستہ ملاتی رہیں تاکہ وہ کریم کی طرح کا پیسٹ بن جائے۔ اب گاجروں کو کچل کر یک جان کر لیں اور دہی چاول کے محلول میں اچھی طرح ملا دیں۔

نشوونما کا انحصار غذا پر ہے۔ صحت مند دماغ اچھی سوچ کا حامل ہوگا۔ کمزور دماغ معاشرے کے لئے اور خاندان کے لئے کارآمد نہیں۔ اس لئے ماں کو چاہئے کہ وہ بچے کی ابتدائی تربیت اور ضروریات کا ہر وقت خیال رکھے۔ جس طرح عمارت کی بنیادوں کو مضبوط بنایا جاتا ہے۔ اس طرح بچے کو مضبوط اور صحت مند فرد دیکھنے کے لئے اس کی غذا اور ماحول کا خاص خیال کرنا ہوگا۔

غزل

مشغلِ زیست کے بجھنے کو فنا کہتے ہیں
جس عمر نے بجھایا اسے کیا کہتے ہیں
جاتے جاتے بھی جو پھولوں سے چرا لے خوشبو
ایسے قزاق کو گلشن میں صبا کہتے ہیں!!
اپنے چہرے پہ ملا گرد جو کر پائیں نہ صاف
ایسے اصنام کو کچھ لوگ خدا کہتے ہیں
ترکِ وعدہ کے بہت نام رہے تھے لیکن
ایک ہی یاد رہا جس کو جفا کہتے ہیں
مگیں چشم دھنک رنگ بدن پائی
کیا اسی طور کو اندازِ وفا کہتے ہیں!
جن سے انسان کو جینے کا سلیقہ آئے
ایسی اقدار کو روحوں کی غذا کہتے ہیں
کیسے دستور زمانے نے بنائے رضوی
لوگ لوگوں کو پسِ پشت بُرا کہتے ہیں

—— اعجاز رضوی

غزل

حسین اور لطیف کے کناروں سے کھیلے
تخیل میں ہم اپنے پیاروں سے کھیلے

گریباں تھی جب اپنے جنوں کی
تو ہم اپنے دامن کے تاروں سے کھیلے

ستم وہ زمانے کے کیسے بھلائے
تمنائے گل میں جو خاروں سے کھیلے

رہِ زندگی میں نہ آئیں بہاریں
سدا چشمِ تر کے شراروں سے کھیلے

دلِ غم زدہ سے جو پھر یاد ابھری
تو جا کے محبت کے ماروں سے کھیلے

مقدر میں اپنے خزاں تھی ہمیشہ
تصور ہی میں ہم بہاروں سے کھیلے

تبسم ملیں گے کبھی ہم کو وہ بھی!
اسی آس پر بہاروں سے کھیلے

—— راجہ تبسم

طبِّ نبوی

قلب کی قوت کا علاج

مسروقؒ کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت عائشہؓ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے دیکھا ان کے قریب ایک اندھا شخص بیٹھا ہوا تھا اور حضرت عائشہؓ ترنج کا ٹکڑا شہد میں لگا کر اس کو کھلا رہی تھیں ترنج بڑے لیموں اور چکوترے کو کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ ام المومنینؓ یہ کون ہے؟ فرمایا کہ یہ شخص حضرت عبداللہ ابن مکتومؓ ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ پر غصہ کیا تھا۔ ابونعیم نے یہ حدیث کتاب الطب میں نقل کی ہے۔

اس حدیث کے متعلق شارحین نے لکھا ہے کہ ترنج شہد کے ساتھ نہار منہ کھانا دل اور دماغ کے لئے بہت مفید ہے۔

مکھی کے زہر سے شفا

نسائیؒ نے ابوسعید خدریؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کھانے میں اگر مکھی گر جائے تو اس کھانے میں مکھی کو غوطہ دے دو۔ کیونکہ اس کے ایک پر میں زہر اور دوسرے میں شفا ہے۔ اور مکھی کی عادت ہے کہ وہ پہلے زہر والا پر ہی ڈبوتی ہے اس حدیث کو ابوداؤد نے بھی حضرت ابوہریرہؓ سے نقل کیا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکھی کیونکہ زہر والا پر پہلے ڈبوتی ہے اس لئے غوطہ دے کر دوسرا پر بھی ڈبو دیا جائے تاکہ اعتدال قائم ہو کر زہر بے اثر ہو جائے۔

کھانے پینے میں زہر سے حفاظت

کنزالعمال میں لکھا ہے کہ جب کوئی شخص کچھ کھائے پئے تو یہ دعا پڑھ لے۔ اس دعا کی برکت سے کھانے کے مضر اثرات سے محفوظ رہے گا

دعا یہ ہے :

بسم اللہ خیر الاسماء کھانا شروع کرتا ہوں میں بسم اللہ رب الارض ایسے اللہ کے نام سے والسماء بسم اللہ جو سب ناموں سے الذی لایضر مع اچھا ہے اور ایسے نام کے اسمہ شیئ فی ساتھ جو زمین و آسمان کا الارض ولا فی السماء مالک ہے۔ ایسے اللہ وھو السمیع العلیم کے نام سے جس کی برکت سے آسمان و زمین کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اور وہ ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

روایت ہے کہ ابومسلم خولانی کی ایک لونڈی تھی۔ اس نے اپنے مالک کو کئی بار زہر دیا لیکن اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ کافی مدت گزرنے کے بعد لونڈی نے مالک سے کہا کہ میں نے تم کو کئی بار زہر دیا لیکن تم پر کچھ بھی اثر نہ ہوا اس کا کیا سبب ہے۔ مالک نے پوچھا کہ تم نے مجھے زہر کیوں دیا تھا اس نے کہا اس لئے کہ تم بوڑھے ہو گئے ہو اور مجھے بڈھیاں پسند نہیں ہیں۔ مالک نے کہا میں ہمیشہ یہ پاک کلمات اپنے ہر کھانے پینے کی چیز پر پڑھ کر کھاتا ہوں۔ اسی کی برکت سے میں زہر سے محفوظ رہا۔ اور ساتھ اس لونڈی کو آزاد کر دیا۔

دانت کی تکلیف کا علاج

ابونعیم نے کتاب الطب میں لکھا ہے کہ عبداللہ ابن عمرؓ نے کہا ہے کہ خلال نہ کرنے سے دانت کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ خلال نہ کرنے سے فرشتے بیزار ہو جاتے ہیں۔ اور ان کو تکلیف ہوتی ہے۔

اماں بی نے مجھ سے روتے ہوئے کہا، "باقر، میں نے زبیدہ کی ماں کو مرتے وقت زبان دی تھی، قیامت کے روز میں مرحومہ کو کیا منہ دکھاؤں گی؟ تمہاری شادی ہوگی تو اسی سے ساتھ، ورنہ میں زہر کھا کر مر جاؤں گی" —— ان کی دھمکی کارگر ثابت ہوئی، چنانچہ زندگی بھر کے لئے زہر مجھے ہی پینا پڑا۔

حج بیت اللہ

ایم بی سکندر

حج سے مشرف ہونے والے مسلمان ہوشیار رہیں

"عظیم تر اسرائیل" کے اس نقشے میں شامل ہیں جو اسرائیلی پارلیمنٹ کے دروازے پر کھدا ہوا ہے!

رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی

کے کرنے کرنے سے حجاج بعد شوق دنیا عقیدت مکہ مکرمہ کی طرف رواں دواں ہیں، چلے جا رہے ہیں تاکہ وہ زیارت بیت اللہ سے مشرف ہو کر فریضہ حج ادا کریں، اسلام جیسے دین کے لئے جس کی تعلیم ایک عالمگیر پیغام پر مبنی ہے ایک مرکز ملت کا ہونا ضروری تھا۔ سو وہ مرکز بیت اللہ کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا جسے خود خدائے عزوجل نے بیتی یعنی میرا گھر کے لقب سے سرفراز فرمایا ہے توحید اور رسالت کے عقیدے کے بعد دنیا میں ہر رنگ و نسل اور جدا جدا وطن رکھنے والے انسانوں کے لئے آخر کوئی وجہ جامعیت بھی تو ہونا ضروری تھی۔ سو جملہ مسلمانوں کے لئے مستطیع ہونے کی صورت میں زندگی میں ایک بار حج فرض قرار دیا گیا، چنانچہ آج تقریباً بیس لاکھ افراد مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں۔ کعبہ کا ہر سال طواف کرتے ہیں، دیگر مناسک حج ادا کرتے ہیں، دعائیں مانگتے ہیں لیکن حج صرف اتنا ہی ہے یا اس سے ماورا کچھ اور بھی، بیس لاکھ افراد مل کر دعائیں مانگتے ہیں کہ اسرائیل تباہ ہو۔ لیکن اسرائیل ہے کہ روز بروز ترقی پر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حج کا اجتماع صرف دعاؤں تک محدود ہے اس سے آگے عملی کارروائی جو ایمان کا دوسرا اور ضروری حصہ ہے یعنی عمل صالح وہ مفقود ہے اگر یہی بیس لاکھ انسان ہاتھوں میں ڈنڈے لے کر ہی اسرائیل کی طرف بڑھنا شروع کر دیں تو یہود کی مملکت کا قصہ آج ہی ختم ہو جائے۔ دراصل روح بلالی ختم ہو چکی کی وجہ سے اذان وہ نتائج نہیں پیدا کر رہی جس سے زمین آسمان کے دل ہل جاتے تھے۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام مومنین کو ہر مرحلہ پر ایک پیغام دیتا ہے۔ جس پر اگر عمل نہ کیا جائے تو مطلوبہ نتائج نہیں مل سکتے۔ مثلاً پہلے عظمتوں اور برکتوں کا مہینہ ماہ صیام آتا ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا تھا قرآن کی تعلیم کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عملاً متشکل کر کے دکھایا اور دنیا پر واضح کر دیا کہ صرف اس پر عمل کرنے سے ہی تمہاری مشکلات حل ہو سکتی ہیں بہرحال ماہ صیام کا مرتبہ اتنا بلند ہے کہ صرف سترہ روزے رکھ کر مومنین نے جنگ بدر جیت لی تھی۔ چنانچہ ماہ رمضان کی برکات سے مستفید ہونے کے بعد جشن نزول قرآن اور ماہ صیام کی بخششوں سے باریاب ہونے کے بعد عید الفطر منائی جاتی ہے مسلمانوں کے عید الفطر کے اجتماع کے بعد حج پر جانے کی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں، چاہئے تو یہ تھا کہ عید الفطر کے اجتماعات میں ہر ملک مختلف مقامات سے اپنے نمائندے بھیجتا جو حج کے عالمی اجتماع میں اپنے ملک کی نمائندگی کرتے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کے نمائندوں کے ساتھ بیٹھ کر اگلے سال کے لئے ایک پروگرام مرتب کرتے عالم اسلام کی مشکلات پر غور کرتے اور ان کا حل بھی سوچتے۔ آج بھی سرکاری حج وفود جاتے ہیں لیکن عالم اسلام کی بین الملی کانفرنس منعقد نہ ہونے کی وجہ سے [illegible] کی طرح حج کر کے واپس چلے آتے ہیں یا زیادہ سے زیادہ شاہ خالد سے ملاقات کا شرف حاصل کر لیتے ہیں عالم اسلام اپنی ملی کانفرنس تو منعقد تو کرتا ہے لیکن یہ حج کے علاوہ دوسرے موقعوں پر منعقد کی جاتی ہیں اور حج کے اجتماع سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا اس سلسلے میں یہ عذر پیش کیا جا سکتا ہے کہ اس اجتماع کثیر میں سکون اور طمانیت سے ایسی کانفرنسیں منعقد کرنا دشوار کام ہے۔ لیکن ایسی کانفرنسیں ایک دو دن کے فاصلے سے بھی منعقد کی جا سکتی ہیں لیکن ان کا انعقاد حج کے موقع پر ضروری ہے اور جلسے انعقاد بھی ہر حال میں مکہ مکرمہ میں ہونا چاہئے اور تو اور اللہ جل شانہ نے عالم اسلام کو اپنے مسائل کے حل کے لئے حج کے علاوہ دیگر چھوٹی اجتماعات کی بھی اجازت دی ہے یعنی عمرہ کے اجتماعات گویا اگر حج کے بعد دوران سال کوئی اشد ضرورت پیش آ جائے تو عمرہ کے اجتماعات منعقد کئے جا سکتے ہیں لیکن ان میں بھی مرکز کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ مرکز ملت میں ایسے اجتماعات کا سال میں ایک بار یا پھر عمرہ کی صورت میں کئی بار منعقد کیا جانا عالم اسلام کی بیداری اور یکجہتی کی طرف ایک اہم قدم ہوگا۔ عالم اسلام کو عالیہ دور لائے خاص کانفرنس یا سربراہی کانفرنس واضح طور پر دین میں دین و دنیا کی قلاوت ہی کی مظہر ہوتی ہیں اس لئے تائید ایزدی سے عموماً محروم رہتی ہیں۔ ضرورت اجتماعات کی ہے کہ حج اور عمرے کے اجتماعات میں صحیح جذبہ اور اسلامی روح پیدا کی جائے چنانچہ جزوی طور پر [illegible] گزشتہ برس میں منعقد کی گئی اسلامی سربراہ کانفرنس [illegible] نے عمرہ ادا کیا گیا کانفرنس سابقہ کانفرنسوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ کامیاب رہی چنانچہ خود سکے باوجود ایران بھی اس سے مفید نہ رہ سکا اور اس نے بھی باقاعدہ شرکت نہ کرنے کے باوجود اپنے مبصر بھیجے، امرکز سے اس جذباتی لگاؤ اور خلوص کے علاوہ سیاسی عقیدت بھی فرض ہے اس سے کہ کعبۃ اللہ اسلام کا دینی مرکز ہونے کے باوجود سیاسی مرکز اب تک نہیں بن سکا عالم اسلام کے اتحاد کے لئے مکہ مکرمہ کو سیاسی مرکز میں تبدیل کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حرم قبلہ کی کتنی آرزو تھی، تحویل قبلہ کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام کوششیں فتح مکہ کی طرف مبذول کیں چنانچہ اللہ جل شانہ نے ان کی یہ آرزو پوری کر دی۔ حضور کا ملکی ہیڈکوارٹر مدینہ تھا لیکن مرکز ملت بیت اللہ ہی تھا اسی طرح آج بھی عالم اسلام مختلف ملکی ہیڈکوارٹر رکھتے ہوئے بھی مکہ مکرمہ کو ایک سیاسی مرکز کی شکل دے سکتا ہے۔

اتحاد ملت اسلامیہ کے بعد ہی جمعیت اقوام کا مرحلہ آ سکتا ہے اور یہی اسلام کا نصب العین ہے۔

ملا کے دیا خاک جنیوا کو یہ پیغام
جمعیت اقوام کہ جمعیت آدم

یہی اقبال کے سالہا کا مشن تھا یعنی کان الناس امۃ واحدہ کی بازیابی اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ہے یعنی ایک عالمگیر برادری کا قیام جو دنیا کو امن و سکون کی زندگی سے ہمکنار کر دے بیت اللہ اس عالمگیر برادری کا سمبل ہے جسے خدائے قدوس نے "بیتی" کہا ہے۔ یعنی کسی خاص فرقہ نسل یا فرد کا گھر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا گھر جو سب کا ہے اسے بیت وضع للناس یعنی وہ گھر جو پوری کی پوری برادری کے لئے بنایا گیا۔ اسے مثابۃ للناس کہا گیا یعنی نوع انسانی کے یکجا ہونے کا مقام اور ساتھ ہی فرمایا کہ جو بھی اس تعلیم کے دائرے کے اندر آئے گا اس کے لئے امن و امان ہے ومن دخلہ کان آمنا اور اس کا مقصد یہ بتایا کہ جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاما للناس کہ اس کے طفیل پوری کی پوری نوع انسانی اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو جائے اس کی برکت سے ایک ایسا نظام وجود میں آ جائے کہ کوئی کسی دوسرے کا محتاج نہ رہے اقبال کے الفاظ میں۔ کس نباشد در جہاں محتاج کس نکتۂ شرع مبیں این است و بس۔ ظاہر ہے کہ یہ مقاصد تب ہی حاصل ہو سکتے ہیں، جب کہ عالم اسلام متحد ہو جائے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کا مقام تب ہی حاصل کر سکتی ہے جب وہ خود اس نسخہ کیمیا پر عمل کر کے دکھائے اور اس تعلیم کے بابرکت نتائج کو مشہور کر کے دنیا کے سامنے پیش کرے اس مقام کی امن پروری کا اس سے زیادہ ثبوت اور کیا ہوگا کہ یہاں جانور کا شکار تک کھیلنا منع ہے، قربانی کا حکم یہاں خوراک کے ضروریات کے لئے ہے، بھلا اس تعلیم کے پیروکار جنگ یا فساد انگیزی کے حامی ہو سکتے ہیں؟ احرام جو لباس میں یکسانیت کی وجہ سے رنگ و نسل اور چھوٹے بڑے کے امتیازات کو ختم کر دیتا ہے اس بات پر شاہد ہے کہ یہ امتیازات روح اسلام کے خلاف ہیں ان اکرمکم عند اللہ اتقکم تم میں سے قابل عزت اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے جو زیادہ تقویٰ کا شعار ہے مرکز ملت کی اہمیت اس بات سے بھی واضح ہے کہ مسلمان دنیا میں کہیں بھی ہو اسی مرکز کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتا ہے۔ یہ مرکز پانچ وقت اس کے سامنے رہتا ہے اور اسے اس بات کی یاد دلاتا رہتا ہے کہ وہ کس کا بندہ ہے کس کی امت ہے اور اس کی زندگی کا نصب العین کیا ہے، حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ہاتھوں تعمیر کردہ یہ بیت اللہ ان کے وقت سے سنت ابراہیمی کے اتباع کا اہل توحید سے مطالبہ کرتا رہا ہے اور حضور نبی کریم کی تشریف آوری کے بعد تو کعبۃ اللہ کی عظمت اور برکت تا ابدالآباد تک کے لئے مسلم ہو چکی ہے۔

خانۂ کعبہ کی قدامت اب پوری دنیا پر روشن ہے۔ مسلمانوں کے عقیدے کے بعد یہ ازل سے خدا پرستی کا مرکز تھا لیکن مرور زمانہ سے اس کے نشانات مٹ چکے تھے۔ اسے بیت العتیق یعنی پرانا گھر بھی کہا گیا ہے۔ تورات سے بھی ثابت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ سے پہلے یہ معبد موجود تھا قوم عاد کا وفد اسی جگہ امساک باراں کے عذاب سے نجات حاصل کرنے کے لئے آیا تھا۔ حضرت ابراہیم نے پرانی بنیادوں پر نئی عمارت کھڑی کی اور اس کی تولیت کے لئے اسماعیل جیسے بیٹے کو یہاں آباد کیا۔ مکہ قدیم زبانوں کے بعض محققین کے نزدیک بابلی یا کلدانی لفظ ہے یونانی تاریخوں میں بھی کعبہ کا حوالہ موجود ہے چنانچہ یونانی سیاح ڈیوڈورس نے ایک صدی قبل مسیح میں اپنے سفرنامے میں لکھا ہے۔ "ثمودیوں اور سباوالوں کے درمیان ایک مشہور معبد ہے جس کی تمام عرب بہت بڑی عزت کرتے ہیں۔" حضرت اسماعیلؑ سے اس کی تولیت بنو جرہم کے ہاں آئی جو ان کے سسرال تھے اور جنہیں شاہ یمن کی طرف سے عرب کی سرزمین تفویض کی گئی تھی۔ صدیوں بعد عمالقہ نے اس پر قبضہ کر لیا لیکن کچھ عرصہ بعد پھر بنو جرہم اس پر قابض ہو گئے جب بنو جرہم کا ظلم حد سے زیادہ ہو گیا تو عمرو بن لحی خزاعی جو بنو جرہم کا ہمشیر زاد تھا نے ان کو مکہ سے نکال دیا، اسی عمرو بن لحی نے مکہ میں کعبہ میں بت پرستی کو رواج دیا۔ اس نے مصر و شام میں عمالقہ کو بت پرستی کرتے دیکھا تھا جہاں سے وہ [illegible] کو ایک دفعہ پھر [illegible] میں اس کی تولیت عطا فرمائی جب کہ قصی بن کلاب اس کا متولی بنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسے قبضہ ہونے

مسلمانوں میں "روح بلالی" بیدار کیوں نہیں ہوتی؟ صرف "رسم اذاں" کیوں باقی رہ گئی ہے؟

کا دوبارہ فتح مکہ کے دن آنحضرتؐ نے اس میں سے تمام بت نکال کر توڑ دیئے۔ قصی ابن کلاب حضورؐ کا جد امجد تھا۔ بعثت سے قبل بھی خانہ کعبہ کو اپنی بنیادوں پر ایک دفعہ پھر تعمیر کیا گیا تھا جب کہ حجر اسود کی تنصیب کے وقت حضورؐ کی فراست کام آئی۔ اور عرب قبائل ایک اور جنگ سے بچ گئے۔ قصی بن کلاب کی تولیت سے قبل یہ گھر بالکل سادہ تھا نہ چھت تھی، نہ کواڑ نہ چوکھٹ قصی نے پھر سے اسے تعمیر کیا اور کھجور کے تختوں کی چھت ڈالی۔ حمیری بادشاہ اسعد تبع نے اس پر سب سے پہلے غلاف چڑھایا اس کے بعد ہر مسلمان بادشاہ نے وقتاً فوقتاً اس پر عمدہ اور قیمتی غلاف چڑھائے۔ حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ نے اس کے ستونوں پر سونے کے پتر چڑھائے عبدالملک بن مروان نے اپنے زمانے میں ۶ سو ہزار اشرفیاں اس کام کے لئے بھیجیں ترکی کے سلطان سلیمان نے اس کے اخراجات کے لئے چند گاؤں وقف کر رکھے تھے۔ بیت اللہ پر ابتلا کے دور بھی آئے ہیں۔ یزید کی فوج نے جب مکہ پر حملہ کیا تو خانہ کعبہ کو کافی نقصان پہنچایا۔ پھر حجاج کے عہد میں تو اسے منجنیقوں سے نقصان پہنچایا گیا حال ہی میں چند مرتدین نے اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تھی جو آخر کیفر کردار کو پہنچے۔ ابرہہ کے حملے کے وقت عبدالمطلب نے اسے صحیح جواب دیا تھا کہ "مجھے تو اپنے اونٹوں کی بازیابی کی فکر ہے۔ خدا جانے اور اس کا گھر" چنانچہ اللہ جل شانہ آج تک اس کی حفاظت کرتا رہا ہے اور کرتا رہے گا۔ لیکن اس کے باوجود عالم اسلام کا بھی فرض ہے کہ وہ اسرائیل کے مذموم عزائم کو مدنظر رکھیں۔ "مکہ اور مدینہ" عظیم اسرائیل کے اس نقشے میں شامل ہیں جو اسرائیلی پارلیمنٹ کے دروازے پر کھدا ہوا ہے اگر عالم اسلام متحد ہو جائے تو اسرائیل کو خود اپنا علاقہ بچانے میں مشکل پیش آ جائے گی۔ لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے جب حج کے مناسک کے ساتھ حج کی روح کو بھی زندہ کیا جائے مئے توحید سے سرشار احرام باندھے ہوئے [illegible] آ جائیں اتنی تعداد میں تو اگر چوہے بھی چل پڑیں تو انسان گھبرا جاتے ہیں۔ اس طرح مجاہدین کیا کچھ نہ کر گزریں گے۔ فتح خوراں کے قدم چومنے آگے بڑھے گی۔

مئے توحید کے نشے میں سرشار اگر احرام باندھے ہوئے ایک لاکھ سربکف مجاہدین بیک وقت اسرائیل کی طرف مارچ کریں تو اس کے ہوش ٹھکانے آ جائیں

نظم

رعنا ہمراز

حاصل ہوئی ہے تجھ کو امامت کی روشنی — پھیلائے تو جہاں میں صداقت کی روشنی
اہل وطن وہ نقش کہن پھر بھلا کہاں — جب پھیلتی ہے دیس سے دنیا میں چاندنی
چھا جائیں نفرتوں پہ محبت کی قوتیں — پھر ہو نمود صبح میں الفت کی راگنی
لمحوں میں بس گئی ہیں حوادث کی تلخیاں — عمر رواں کو چاہئے ایماں کی چاشنی
جہل خرد ہے باعث ہنگامہ و فساد — تدریس علم حق ہے فقط دست آگہی
ہمراز علم و فن کی ہے صورت اداس کیوں
دنیا نگار خانہ ہے صورت ہے موہنی

سنا ہے برطانوی وزیر اعظم مسز تھیچر کے صاحبزادے مارک اپنی ماں کیلئے پریشانی کا باعث بن رہے ہیں۔ وہ ایک جاپانی فرم کیلئے ماڈلنگ کا ارادہ رکھتے ہیں۔ حال ہی میں پارلیمنٹ کے اجلاس میں ایک لیبر رکن نے ماں بیٹے پر پھبتی کستے ہوئے کہا "مسٹر مارک، برطانیہ سے باہر جانے کیلئے اتنے ہی بے تاب ہیں، تو اپنی ممی کو بھی ساتھ لے جائیں۔"

VISIT US FOR best quality

INDIAN GROCERIES, FRESH VEGETABLES, NUTS, SPICES ETC.

گروسری، تازہ سبزیاں اور ہر قسم کے مصالحہ جات

نہایت ہی سستے داموں پر خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

PIRRI'S Dixieland MARKET

FRESH FRUITS — VEGETABLES — FLOWERS

FRUITS FRAIS — LEGUMES — FLEURS

Retail: 1106 Pharmacy Ave. [at Lawrence] Scarborough, Phone: 759-0873

Wholesale: 1052 Birchmount Rd. [1 block N. of Eglinton Ave.] Scarborough, Phone: 759-5214

• عید کارڈ • شادی کارڈ • سہرا • دعوت نامے • لفافے
• لیٹر ہیڈ • فائل کور • ہر سائز کے ڈبے • لیبل • بزنس کارڈ
• ناول اور رسالہ • پمفلٹ وغیرہ کی

چھپائی کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیجئے۔

نوٹ: اردو چھپائی کیلئے کتابت کی سہولت مہیا کی جا سکتی ہے

آج ہی فون کیجئے۔

محمد فاروق 368-4067 656-2822 ٹورانٹو

ALAM FIVE STAR Co.

727 KING ST., WEST, TORONTO, ONT. M5V 1M9

دس سال بعد

عورتوں کا راج ہوگا

ڈاکٹر ایم اے فاروقی

آئندہ دس برس تک کسی مقابلے یا باہمی آویزش کے بغیر آدمیوں کی بالادستی ختم ہو جائیگی عورتیں آہستہ آہستہ زندگی کے تمام شعبوں میں آ جائیں گی اور اس بارے میں ہر طرح کی صنفی بنیاد پر رقابت ختم ہو جائیگی۔ آئندہ عورتوں کو حکومتوں کی زیادہ سرپرستی حاصل ہوگی۔ معاشرے میں انہیں زیادہ اقتصادی فوائد حاصل ہوں گے۔ ملازمت کے بہتر مواقع ملیں گے۔ گھر سے باہر بچوں کی دیکھ بھال کرنے والے اداروں کی سہولتیں میسر ہوں گی باہمی تعلقات پیدا کرنے میں عورتیں زیادہ فعال ہوں گی لیکن ازدواجی زندگی کا موجودہ تحفظ ختم ہو جائے گا۔ تقریباً ۵۰ فیصد شادیاں ناکام ہوا کریں گی۔ ملازمت پیشہ خواتین دو طرح کی "نئی مائیں" کو جنم دیں گی۔ یعنی بعض خواتین ۳۰-۲۰ سال کے دوران بچے پیدا کریں گی اور پھر ملازمت سے منسلک ہو جائیں گی۔ بعض ۴۰-۲۰ سال کے دوران ملازمت اختیار کریں گی اور بعد میں شادی کر کے دو تین بچے پیدا کر کے گھر بسایا کریں گی ان میں کچھ ملازمت ترک کر دیا کریں گی۔ باقی خانہ داری کے ساتھ ساتھ یہ دھندا بھی جاری رکھا کریں گی۔

دس برس کے بعد خواتین کے مطالبات مزید بڑھ جائیں گے۔ معاشرے میں دونوں اصناف کا اپنا اپنا رول تعین کرنے پر خوب گرما گرمی ہوگی۔ بالآخر جنس اور صنف کے حوالے سے حد بندیاں ختم کر دی جائیں گی اور مردوں اور عورتوں کو اپنی مرضی کے مطابق کوئی بھی رول اختیار کرنے کی آزادی ہوگی۔ البتہ خواتین کو سماجی اور معاشرتی غلبہ حاصل ہوگا۔ گو مردوں کی نسبت عورتوں کی عمریں طویل ہوا کریں گی۔ لیکن عملی زندگی میں زیادہ دباؤ کے تحت ان کی جسمانی بیماریوں میں اضافہ ہو جائے گا

سراپے کے اعتبار سے آنے والے دس برسوں میں گوشت پوست کے لحاظ سے عورتیں مزید دبلی پتلی ہوں گی۔ شادی کی طرف زیادہ راغب ہوں گی جنسی اعتبار سے کم آمیز ہوں گی۔ کم بچے پیدا کیا کریں گی۔ اکثر خواتین ملازمت سے منسلک ہوں گی۔ جہاں تک کپڑوں کا تعلق ہے کاٹن لینن اونی اور سلکی کپڑے زیادہ پسندیدہ ہوں گے۔ چادر اور چار دیواری سے بغاوت کا رجحان ہوگا۔ مزید دس برس میں کچھ اور تبدیلیاں رونما ہوں گی۔ عورتوں کا بدن بدستور چھلا اور بھاری اور سینہ غیر نمایاں ہوگا۔ شادی سے انحراف کے رجحان کے باعث کم شادیاں ہوا کریں گی۔ جنسی لحاظ سے عورتوں کو مکمل جنسی آزادی حاصل ہوگی۔ اگر کوئی جنگ نہ ہوئی تو بچے پیدا کرنے کا رواج بھی بالکل کم ہو جائے گا۔ عورتوں کے لیے ملازمت لازمی ہوگی۔ کپڑے زیادہ تر مصنوعی ریشے کے استعمال ہوں گے۔ البتہ فیشن کا رخ ماضی کی طرف ہوگا۔ اور تقریباً وہی ہوگا جو آج سے تقریباً دس سال پہلے تھا۔ عورتوں کا چہرہ چکلا ہونا خوبصورتی کا معیار ہوگا ۔

تھا جو نا خوب بتدریج وہی خوب ہوا۔

IF YOU DON'T REMEMBER YOU MAY NEVER FORGET.

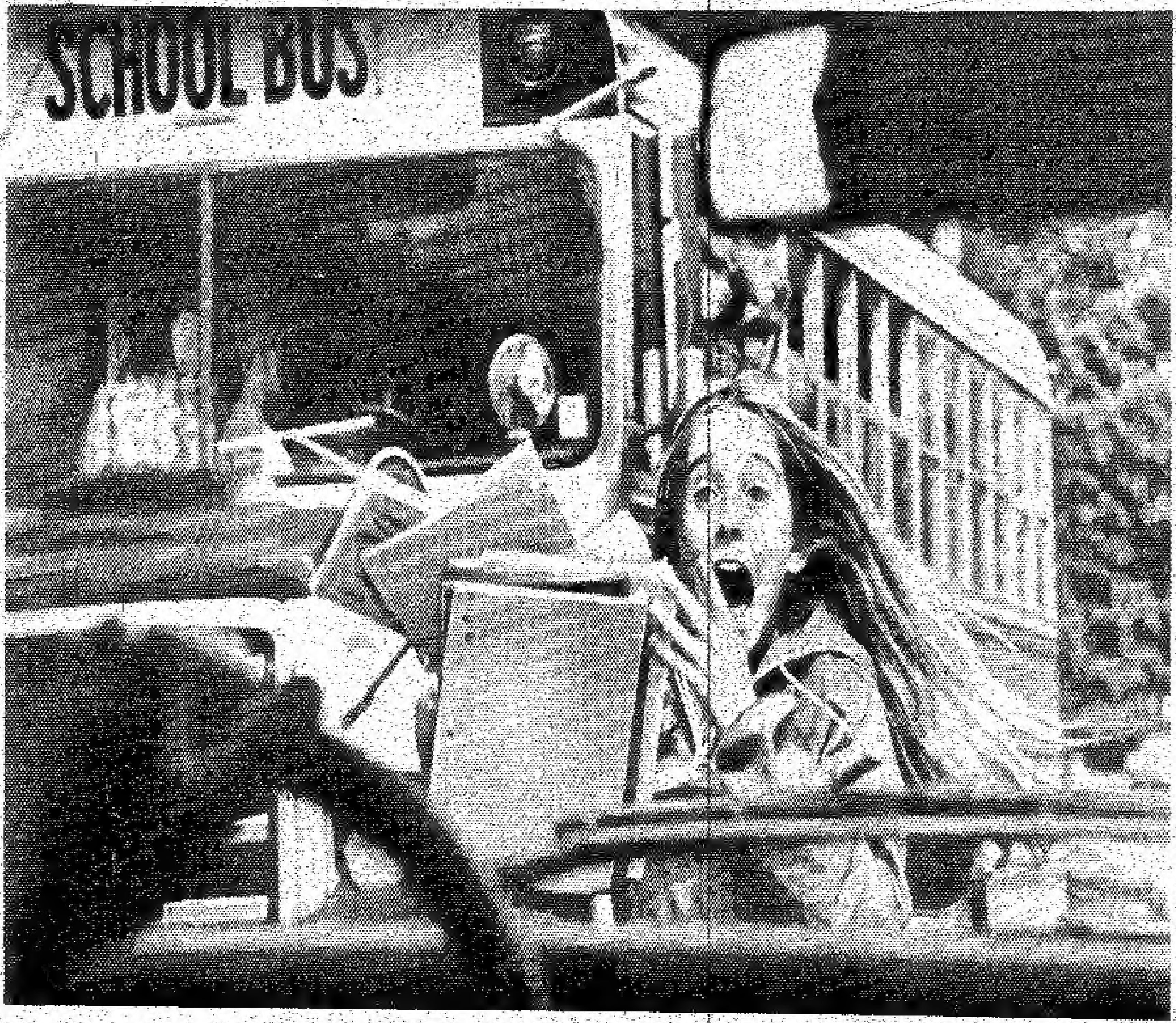

اگر اسکول کی لال بتی فلیشنگ کر رہی ہو تو سڑک کے دونوں جانب کے ڈرائیوروں کو چاہئے کہ وہ رک جائیں۔ ایسی سڑکوں پر جس میں گاڑیوں کے آنے اور جانے کیلئے متعدد لائنیں ہوں وہاں صرف اسکول بس کے پیچھے کی ٹریفک کو رک جانا چاہئے۔

نئے قانون کے تحت ڈرائیور کو کم از کم ۲۰ میٹر (تقریباً ٹریکٹر ٹریلر کی لمبائی کے برابر) بس کے پیچھے رکنا چاہئے۔ نئے قانون کے تحت جرمانہ میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

- ۲۰ ڈالر تا ۱۰۰ ڈالر کا جرمانہ بڑھا کر ۱۰۰ ڈالر تا ۵۰۰ ڈالر کر دیا گیا ہے۔
- دوبارہ غلطی کرنے والوں کیلئے جرمانہ ۲۵۰ ڈالر تا ۱۰۰۰ ڈالر کر دیا گیا ہے۔
- جرمانہ کے علاوہ غلطی کرنے والوں کے پوائنٹس بھی ضائع ہونگے۔

CAN YOU AFFORD TO FORGET?

Ministry of Transportation and Communications

Ontario

James Snow, Minister
William Davis, Premier

انسانی تاریخ کا ایک عجوبہ ــ ایک شاہکار ــ ایک ناقابلِ فراموش سرگزشت ــ آنسوؤں، آہوں، امنگوں اور حوصلوں کی داستان ۔ ایم۔ ڈی۔ خان کے قلم سے۔ ماہنامہ آواز میں ملاحظہ فرمائیے۔